© rasailojaraid.com

عبدالباری صاحب ۲۷ محرم ۱۳۹۶ھ کی صبح کو لکھنؤ میں ۸۵ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ ندوۃ العلماء کے صحن میں مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور عصرِ حاضر کے جدید علوم کے نہ صرف بصیر بلکہ نقاد شخصیت کو سپردِ خاک کیا گیا مرحوم ندوۃ کے اوّلین ثمرات علم و فضل میں سے تھے۔ علامہ شبلیؒ کے تلمیذ رشید علامہ سلیمان ندویؒ کے ہمدرس وہم شرب اور علامہ مناظر احسن گیلانیؒ کے رفیقِ خاص قدیم و جدید کے جامع جامعہ عثمانیہ دکن کے شعبۂ فلسفہ کی صدارت پر فائز ہوئے اور فلسفہ و سائنس کے دقیق اور غامض مباحث پر نہ صرف دسترس بلکہ تنقیدی نگاہ طبیعیات کے علوم جدیدہ سائنس اور فلسفہ کے بارہ میں اسلام اور مذہب کے نقطۂ نگاہ کو واضح طور پر پیش کیا اور ثابت کیا کہ صحیح مشاہدہ اور سائنس پر مبنی کوئی نظریۂ اسلام کے لئے چیلنج نہیں بن سکتا، ہمارے ہاں مذہب اور سائنس کی حدود اور دوائرِ کار کی واضح نشاندہی کرنے والے علماء میں آپ کا کام سرفہرست رہے گا۔ پھر عقل و فلسفہ کیساتھ تصوّف اور سلوک کا نباہنا کارے دارد۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے علوم و معارف کو نہ صرف جذب کیا بلکہ آپ کے تجدیدی کارناموں پر طویل و ضخیم کتابیں لکھیں اور اس طرح عمل کے ساتھ علم و قلم کے میدان میں بھی جام و سندان کو نباہا فرحمہم اللہ وارضاہم ——— مولانا مرحوم کے انداز میں علوم جدیدہ کی روشنی میں مذہب اور دین کی خدمت کرنے والے ایک دوسرے بزرگ ڈاکٹر میر ولی الدین پی۔ایچ۔ڈی لندن صدر شعبہ فلسفہ و سائنس جامعہ عثمانیہ دکن بھارت کا بھی شروع دسمبر میں وصال ہوا۔ علمی حلقے آپکے مؤثر اور معقول فلسفیانہ اور حکیمانہ اندازِ تحریر سے متعارف ہیں آپ جدید اعلیٰ علوم میں حظِ وافر رکھنے کے باوجود باطنی کیفیات اور ایمانی زندگی سے بھی بہرہ ور تھے۔ کئی وقیع علمی تصانیف اپنے ترکہ میں چھوڑیں اپنے علم اور فن کو دین کی تائید اور مومنانہ جذباتِ ایمان و یقین کے اظہار کا ذریعہ بنایا ان کی جدائی بھی قدیم و جدید طبقوں کیلئے ایک خلاء ہے۔ فرضی اللہ عنہ ——— بھارت کے اور ممتاز عالم مولانا محمد اسماعیل سنبھلی بھی ۲۳ نومبر ۱۹۷۵ء کو رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ آپ دیوبند کے قدیم فاضل مولانا حسین احمد مدنیؒ کے مجاز مدرسہ شاہی مرادآباد اور دیگر مدارس کے شیخ الحدیث اور مدرس اور سیاسی میدان میں صوبائی اسمبلیوں کے رکن رہے۔ علمی اور ملی میدان میں مسلمانوں کی خدمت میں زندگی بسر فرمائی۔ تغمدہ اللہ بغفرانہ۔

اسی طرح خانوادۂ سید احمد شہیدؒ کی ایک صاحب علم و فضل خاتون امۃ اللہ تسنیم کے انتقال کی خبر بھی بھارت کے پریس سے معلوم ہوئی، آپ مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ کی قابلِ احترام ہمشیرہ خواتین کے رسالہ رضوان کی مدیرہ اور کئی عربی و اردو تصانیف کی مصنفہ تھیں۔ عربی زبان اور شعر و ادب میں بھی مہارت رکھتی تھیں اور ایسے گھر سے تعلق رکھتی تھیں جو ع جو ایں خانہ ہمہ آفتاب ست۔ کا مصداق ہے۔ ——— اللہ تعالیٰ جانے والے ان سب خادمانِ علم و دین کو بہترین مقاماتِ قرب و رضا سے سرفراز فرما دے۔ پسماندگان کو صبر و اجر اور امت کو ان کا بہترین بدل عطا فرما دے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق

© rasailojaraid.com